مقتدی کا ثناء کے بعد تعوذ وتسمیہ پڑھنا کیسا؟

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا مقتدی ثناء کے بعد تعوذ وتسمیہ (اعوذ باللہ اور بسم اللہ) بھی پڑھے گا یا نہیں؟ اگر پڑھ لے، تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

امام اور منفرد (یعنی تنہا نماز پڑھنے والے) کے لیے ثناء کے بعد، قراءت سے پہلے تعوذ وتسمیہ پڑھنا سنت ہے، جبکہ مقتدی کے لیے امام کے پیچھے تعوذ وتسمیہ پڑھنا سنت نہیں، کیونکہ تعوذ وتسمیہ قراءت کے تابع ہیں اور مقتدی پر قراءت نہیں، لہذا مقتدی تعوذ وتسمیہ نہیں پڑھے گا۔

یاد رہے کہ جب امام جہراً (بلند آواز سے) قراءت نہ کر رہا ہو، تو اس وقت مقتدی کا تعوذ وتسمیہ پڑھنا فقط خلاف سنت قرار پائے گا اور اگر امام نے جہراً قراءت شروع کر دی، تو اب مقتدی کے لیے تعوذ وتسمیہ پڑھنا جائز ہی نہیں ہو گا، جس طرح جہری قراءت شروع ہونے پر مقتدی کے لیے ثناء پڑھنا جائز نہیں ہے، کیونکہ اب اس پر خاموشی سے تلاوت سننا واجب ہے۔

ہاں مسبوق امام کے سلام کے بعد جب اپنی فوت شدہ رکعت پڑھے، تو اب اس پر قراءت لازم ہے، لہذا اب اس کے لیے قراءت سے پہلے تعوذ وتسمیہ پڑھنا سنت ہو گا۔

کنز الدقائق میں ہے: "وتعوذ سرا للقراءۃ فیأتی بہ المسبوق لا المقتدی" اور قراءت کے لیے آہستہ آواز میں تعوذ پڑھے، مسبوق تعوذ پڑھے گا، مقتدی نہیں پڑھے گا۔

کنز کی مذکورہ بالا عبارت کے تحت بحر الرائق میں ہے: "یعنی أن التعوذ سنۃ القراءۃ فیأتی بہ کل قاری للقرآن لأنہ شرع لھا صیانۃ عن وساوس الشیطان فکان تبعا لھا" یعنی تعوذ قراءت کی سنت ہے، پس قرآن پڑھنے والا ہر شخص تعوذ پڑھے گا کیونکہ تعوذ شیطانی وساوس سے حفاظت کے لیے مشروع ہے، لہذا یہ قراءت کے تابع ہو گی۔

(کنز الدقائق مع بحر الرائق، جلد1، صفحہ538تا542، مطبوعہ کوئٹہ)

حلبی کبیر میں ہے: "عند أبی حنیفۃ ومحمد التعوذ تبع للقراءۃ فکل من یقرأ یأتی بہ لأن شرعیتہ لھا قال تعالی: ﴿فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ﴾ الآیۃ فلا یأتی بہ المقتدی لأنہ لا یقرأ بخلاف الإمام والمنفرد" امام اعظم

اور امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے نزدیک تعوذ قراءت کے تابع ہے، تو ہر وہ شخص جو قراءت کرے تعوذ پڑھے، کیونکہ تعوذ قراءت کے لیے مشروع ہوئی، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو" پس مقتدی تعوذ نہیں پڑھے گا، کیونکہ وہ قراءت نہیں کرتا بخلاف امام اور منفرد کے۔" **(حلبی کبیر، صفحہ 304، مطبوعہ لاہور)**

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سوال ہوا کہ "مقتدی کو سبحنک اللھم پڑھنے کے بعد اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم پڑھنا چاہیے یا نہیں؟

صدر الشریعہ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: "مقتدی کے لیے صرف سبحنک اللھم پڑھنا ہے، اعوذ باللہ تابع قراءت ہے اور مقتدی پر قراءت نہیں، یونہی بسم اللہ، در مختار میں ہے: "وتعوذ لقراءۃ لا المقتدی لعدمہا وکما تعوذ سمی غیر المؤتم" ہاں مسبوق یعنی جس مقتدی کی کوئی رکعت جاتی رہی، جب وہ اپنی پڑھے، تو اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھے کہ اب اس کے ذمہ قراءت ہے۔ **(فتاوی امجدیہ، جلد 1، صفحہ 72،71، مکتبہ رضویہ، کراچی)**

امام کی جہری قراءت شروع ہونے کے بعد مقتدی کے لیے ثنا، پڑھنا جائز نہیں، یہ حکم بیان کرتے ہوئے فتاویٰ ہندیہ میں ہے: "إذا أدرک الإمام فی القراءۃ فی الرکعۃ التی یجہر فیہا لا یأتی بالثناء کذا فی الخلاصۃ ہو الصحیح کذا فی التجنیس وہو الأصح ہکذا فی الوجیز للکردری سواء کان قریبا أو بعیدا أو لا یسمع لصممہ ہکذا فی الخلاصۃ "مسبوق جب امام کو جہری نماز میں قراءت کرتے ہوئے پائے تو ثنا نہ پڑھے، اسی طرح خلاصہ میں ہے اور یہی صحیح ہے، اسی طرح تجنیس میں ہے اور یہی اصح ہے، اسی طرح امام کردری کی وجیز میں ہے۔ خواہ وہ قریب ہو یا دور یا بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سن رہا ہو، اسی طرح خلاصہ میں ہے۔ **(فتاویٰ ہندیہ، جلد 1، صفحہ 91،90، مطبوعہ کوئٹہ)**

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

مفتی فضیل رضا عطاری

26 ذوالحجۃ الحرام 1441ھ/17 اگست 2020ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے